بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

غزوہ فتح مکہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان نیز مکرم ڈاکٹر شیخ محمود صاحب شہید کا ذکر خیر۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 مئی 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ خطبے میں میں نے ایک مسلمان کا ایک شخص کے سلام کہنے کے باوجود اسے قتل کرنے کا ذکر کیا تھا اور اس حوالے سے سورۃ النساء کی آیت پڑھی تھی جس میں ذکر ہے کہ اگر کوئی تمہیں سلام کہے تو یہ نہ کہو کہ وہ مومن نہیں۔ اس کی تفصیل میں یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے نہ صرف اس سے روکا بلکہ ایسا کرنے والے پر بہت غصّے کا اظہار بھی فرمایا اور اسے اپنی نظروں سے دُور کر دیا اور بعض روایات کے مطابق آپؐ نے اس کے خلاف دعا بھی کی، آنحضرت ﷺ کو اس کا بہت رنج تھا۔ بہرحال آنحضرت ﷺ نے اسے بڑا گھناؤنا جرم قرار دیا تھا، کاش! آج کل پاکستان کے نام نہاد ملاں، دین کے ٹھیکیدار انہیں بھی یہ بات سمجھ آجائے اور احمدیوں پر جو ظلم کر رہے ہیں اس سے باز آجائیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ سکیں۔

اب غزوات کے ذکر کے ذیل میں غزوہ فتحِ مکّہ کا ذکر ہوگا جو رمضان ۸ ہجری میں ہوا۔ اسے فتح عظیم بھی کہتے ہیں۔ اس کی بشارت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو پہلے ہی دے دی تھی جس کے نتیجے میں جوق در جوق لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ حضرت مصلح موعودؓ آیت قُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ ...کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ یہ وہ آیت ہے جو ہجرت سے پہلے سورہ بنی اسرائیل میں آپؐ پر نازل ہوئی تھی، اور جس میں ہجرت اور پھر فتحِ مکّہ کی بشارت دی گئی تھی۔

سورۃالفتح میں فتح مکّہ کی بشارت یوں بیان ہوئی ہے کہ لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ یُبَایِعُوۡنَکَ تَحۡتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ فَاَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ عَلَیۡہِمۡ وَاَثَابَہُمۡ فَتۡحًا قَرِیۡبًا ﴿۱۹﴾۔(الفتح:۱۹)یقیناًاللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے، وہ جانتا ہے جو ان کے دلوں میں تھا، پس اُس نے ان پر سکینت اتاری اور ایک فتح عطا کی۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جس دن آنحضرت ﷺ نے مکّے سے ہجرت کی، اللہ تعالیٰ نے اُسی روز آپؐ کو فتح مکّہ کی بشارت دے دی تھی۔ چنانچہ ہجرت کے دوران اس آیت کے نازل ہونے کا بھی ذکر ملتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ۔(القصص:۸۶)یقیناً وہ جس نے تجھ پر قرآن کو فرض کیا ہے ایک روز ضرور تجھے واپس آنے کی جگہ واپس لے آئے گا۔امام فخر الدین رازی کہتے ہیں اس جگہ واپس آنے کی جگہ سے مراد مکّہ ہے۔

سورۃالبقرۃ کی ایک آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ۔

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ (اے مسلمانو!) تمہارا ایک ہی مقصد ہونا چاہیے کہ تم نے خانہ کعبہ کو فتح کرکے اسے اسلام کا مرکز بنانا ہے، کیونکہ جب تک مکّے میں اسلام پھیل نہیں جاتا، جب تک مکّہ مسلمانوں کے ماتحت نہیں آجاتا، اس وقت تک باقی تمام عرب مسلمان نہیں ہو سکتا، یہ پروگرام تھا جو مسلمانوں کا مقرر کیا گیا۔

بعدازاں حضورِانور نے ایک شہید کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت میں ایک شہید کا ذکر کروں گا۔ یہ ذکر مکرم ڈاکٹر شیخ محمد محمود صاحب آف سرگودھا ابن مکرم شیخ مبشر احمد صاحب دہلوی کا ہے، جنہیں ایک معاندِ احمدیت نے 16 مئی کو فائرنگ کرکے شہید کر دیا تھا۔اناللہ واناالیہ راجعون۔

وقوعے کے روز ڈاکٹر صاحب نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد اپنی فیملی کے ہمراہ فاطمہ ہسپتال سرگودھا جہاں وہ پریکٹس کرتے تھے، پہنچے تو راہداری میں ایک شخص جو وہاں پہلے سے موجود تھا، اس نے شاپنگ بیگ سے پستول نکالا اور پشت سے آپ پر فائرنگ کر دی۔ انہیں فوری طور پر سول ہسپتال لے جایا گیا لیکن زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ڈاکٹر صاحب شہید ہو گئے۔ وقوعے کے بعد حملہ آور اسلحہ لہراتے ہوئے اپنے ساتھی کے ساتھ وہاں سے فرار ہو گیا۔ شہادت کے وقت شہید مرحوم کی عمر ۵۹ سال تھی۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے پڑدادا مکرم بابو اعجاز حسین صاحب کے بھائی حضرت سرفراز حسین صاحب دہلویؓ کے ذریعے سے ہوا تھا، جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی تھی۔ بعد میں شہید مرحوم کے پڑدادا مکرم بابو اعجاز حسین صاحب نے اپنے بھائی کی وساطت سے بیعت کرلی۔ شہید مرحوم نے ایف سی کالج لاہور سے ایف ایس سی کی، پھر راولپنڈی میڈیکل کالج سے ۱۹۹۰ء میں ایم بی بی ایس کیا، اس کے بعد پنجاب سروس کمیشن کا امتحان پاس کیا اور چار سال سروسز ہسپتال اور جناح ہسپتال میں جاب کی۔ ۱۹۹۸ء میں رائل کالج آف فزیشنز یوکے کی ممبرشپ اور ۲۰۲۱ء میں فیلوشپ کا اعزاز ملا۔

شہید مرحوم ۲۰۰۱ء میں سرگودھا منتقل ہوئے۔ آپ سرگودھا کے پہلے ماہر امراضِ جگر و معدہ تھے۔ ۲۰۰۱ء میں سرگودھا منتقل ہونے کے بعد باقاعدگی سے فضلِ عمر ہسپتال میں بھی وزٹینگ ڈاکٹر کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی۔ دنیاوی علم کے ساتھ دینی علم بھی بہت تھا، قرآن کریم کی تفسیر، تذکرہ، روحانی خزائن، دیگر جماعتی کُتب اور اختلافی امور پر مشتمل کتب کا بھی وسیع مطالعہ تھا۔ شہید مرحوم کو نائب امیر ضلع سرگودھا کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی، میڈیکل ایسوسی ایشن کے قیام کے بعد سے اُس کے ممبر تھے، ۲۰۲۴ء سے ایسوسی ایشن کے نائب صدر تھے، اسی طرح سرگودھا چیپٹر کے صدر تھے۔ گذشتہ تین سال سے انہیں کینسر کی تکلیف تھی، لیکن اس کے باوجود ہمیشہ اپنی بیماری پر دوسروں کی بیماری کو ترجیح دی اور ہر وقت خدمت کے لیے تیار رہتے تھے۔ مریضوں سے ہمدردی، محبت اور ضرورت مندوں کا مفت علاج آپ کا نمایاں وصف تھا۔ ضرورت مند مریضوں کو مفت علاج کے علاوہ واپسی کا کرایہ بھی دے دیتے تھے، ان کے بعض ٹیسٹ مفت کرواتے اور ان کے پیسے دے دیتے۔ مالی لحاظ سے کمزور بچیوں کی شادیوں کے لیے کوشش کرتے

شہید مرحوم کی والدہ محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ کہتی ہیں کہ مرحوم، والدین کا بے حد احترام کرنے والے تھے۔ بچپن سے بے شمار خوبیوں کے مالک تھے، اپنے کام سے کام رکھنے والے، خلافت سے بے انتہا عشق تھا، مالی معاملات اور لین دین کا پورا حساب رکھتے، خاندان کے سب افراد کو باہم جوڑ کر رکھا ہوا تھا۔ ان کی اہلیہ محترمہ امۃ النور صاحبہ کہتی ہیں کہ بچوں کو ہمیشہ نظامِ جماعت سے جوڑنے کی تلقین کرتے، خطبات باقاعدہ سنتے اور نکات ڈائری میں نوٹ کرتے۔ چندہ جات کی ادائیگی مثالی تھی، بوقتِ شہادت ان کا چندہ وصیت کا ۲۰۲۵ء تک

حساب صاف تھا۔ان کی بیٹی صائمہ کہتی ہیں کہ بے حد شفیق باپ تھے، میری شادی پر مجھے ایک ہی نصیحت کی کہ بیٹا! اپنے سسرال جاکر ہمیشہ نظامِ جماعت سے منسلک رہنا۔ اگر کبھی کسی حوالے سے جماعتی خدمت کا اعزاز ملے تو کبھی انکار نہ کرنا۔

ایک بہو کہتی ہیں، توکل علی اللہ پر بہت زور دیتے تھے، جب بھی کسی معاملے میں راہنمائی کی درخواست کی تو بات دعا سے شروع کرتے اور دعا پر ہی ختم کرتے۔ ان کی بہن کہتی ہیں کہ جماعت کے مخالفانہ حالات کی وجہ سے بہت پریشان رہتے، راتوں کو اٹھ کر نفل پڑھنا، تہجد پڑھنا روز کا معمول تھا۔

امیر صاحب ضلع سرگودھا کہتے ہیں نافع الناس ہونے کے علاوہ عاجزی اور انکسار کا وصف نمایاں تھا۔ جماعتی عہدے داروں کا بہت احترام کرتے۔ وہاں کے مربی سلسلہ کہتے ہیں کہ ہمارا انتہائی محبوب، انسانیت کا خادم، رحمت و شفقت کا پیکر، لاکھوں افراد کا مسیحا، مجسم فرشتہ انسان ہم سے جُدا ہو گیا۔ شہید مرحوم درویش انسان تھے، زندگی کا ہر پہلو مثالی تھا۔

مخالفین نے ضلع بھر میں ان کے خلاف اشتہار بھی تقسیم کیے تھے، اسی طرح ٹارگٹ کیے جانے والے احمدیوں کی مخالفین نے فہرست بنائی تھی اور اُس میں ڈاکٹر صاحب کا نام سرِ فہرست تھا۔ ایک مولوی اکرم طوفانی نے اِن کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیا ہوا تھا، یہی نہیں بلکہ یہ فتویٰ تقسیم بھی کیا گیا تھا لیکن پھر بھی حکومت نے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی پکڑ کے سامان کرے کیونکہ ملک کو بچانے کے لیے ضروری ہے کہ اب ان سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ یہ نام نہاد مذہبی لوگ جو مذہب کے نام پر دہشت گردی کر رہے ہیں یہ لوگ ملک کو تباہ کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ ہماری فریادیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف ہیں اور اس کا حق ادا کرنے کی طرف ہمیں پوری توجہ کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے، ان کے لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کی والدہ بڑی عمر کی ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے غم کو ہلکا کرے، ان کی بیوی اور بچے اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔